وجعلت قرة عيني في الصلوٰة (الحدیث)

دِل کی ٹھنڈک

جاوید اقبال مظہری
بی اے، ایل۔ ایل۔ بی

مظہری پبلیکیشنز۔ کراچی
اسلامی جمہوریہ۔ پاکستان
فون: ۹۹۴۰۵۳۱

وجعلت قرة عيني في الصلوة (الحديث)

دِل کی ٹھنڈک

جاوید اقبال مظہری

بی اے، ایل، ایل، بی

مظہری پبلی کیشنز۔ کراچی
اسلامی جمہوریہ۔ پاکستان
فون: ۴۹۴۰۵۳۱

حقوق طباعت بحق مؤلف محفوظ ہیں

۱	کتاب	دل کی ٹھنڈک
۲	مرتب	جاوید اقبال مظہری
۳	کمپوزنگ	حروف ساز ۴۰۶ پریس چیمبرس کراچی
۴	مطبع	فضلی سنز (پرائیویٹ) لیمٹڈ
۵	ناشر	مظہری پبلی کیشنز کراچی
۶	اشاعت	اول
۷	طباعت	۱۴۱۴ھ - 1994
۸	تعداد	ایک ہزار
	ہدیہ	۱۲ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ مظہری پبلی کیشنز، A/۲۴۰۶، پی آئی بی کالونی کراچی۔ فون: ۴۹۴۰۵۳۱

۲۔ المظہر، ۵۳۵ پی آئی بی کالونی کراچی فون: ۴۹۴۸۶۸۱

۳۔ مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۳۹۶۷۶

۴۔ مکتبہ رضویہ، آرام باغ روڈ کراچی۔ فون: ۲۲۹۳۹۴

۵۔ شہزاد پبلی کیشنز، ۲-۷۲ بی گل گشت کالونی، بوسن روڈ، ملتان فون ۵۲۳۶۹۰

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
	ابتدائیہ	۱
	درود نور ہے	۲
	درود شریف افضل عبادت ہے	۳
	درود شریف سے معیت الٰہی حاصل ہوتی ہے	۴
	درود شریف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب خاص حاصل ہوتا ہے	۵
	درود شریف سے دعائیں مستجاب ہوتی ہیں	۶
	فضائل درود شریف	۷
	حکایات درود شریف	۸
	خاص خاص درود شریف	۹
	مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام	۱۰

انتساب

○ اس دل افروز ساعت کے نام کہ جس وقت قرآن کریم کی ایک عظیم آیت مبارکہ نازل ہوئی اور سرکاری دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک مسرت و انبساط سے سرخ ہو گئے۔

○ اہل ایمان کے نام کہ جن پر درود شریف فرض کیا گیا۔=

○ اہل محبت کے نام کہ جنہوں نے درود شریف کو ورد جان بنایا۔

○ ان ملائکہ کے نام جو شب و روز حالت قیام میں درود و سلام پیش کرنے میں مصروف ہیں۔

○ صحابہ اکرام کے نام جنہوں نے سرکاری دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال جہاں آرا کو دیکھ کر درود و سلام پیش کیا۔

○ ان صحابہ اور صحابیات کے نام جنہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر درود و سلام پیش کیا۔

○ اہل معارف کے نام جنہوں نے درود و سلام کے اسرار و معارف بیان فرمائے۔

○ اہل اللہ کے نام جنہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال جہاں آرا میں گم ہو کر درود و سلام پیش کیا اور زیارت خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔

○ ان محدثین کے نام جنہوں نے احادیث تحریر فرمائیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اسم گرامی آنے پر درود شریف تحریر فرمایا۔

○ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان محبوبوں کے نام کہ جنہوں نے درود شریف قلم بند فرمایا۔

○ ان اہل علم عارفین کے نام کہ جنہوں نے اپنی تحریروں میں درود شریف کی عظمتوں اور برکتوں کو صفحہ قرطاس کی زینت بنایا۔

○ ان دلوں کے نام جو درود شریف کے ذکر سے آباد ہیں۔

○ ان لبوں کے نام جو درود شریف کے ذکر میں مصروف ہیں۔

- ان ہاتھوں کے نام جس میں درود شریف کی تسبیح محو عبادت ہے۔
- ان گھروں کے نام جو درود شریف کے ذکر سے روشن ہیں۔
- ان محافل کے نام جو درود شریف کی برکت سے روشن و تاباں ہیں۔
- ان تمام نمازیوں کے نام کہ جن کی نمازیں درود شریف کی برکت سے کامل ہو جاتی ہیں۔
- ان مساجد کے نام جہاں درود و سلام کی گونج فضاؤں کو معطر کر رہی ہے۔
- ان دلوں کے نام جنہوں نے درود شریف سے قرار پایا۔
- اس درخت کے نام کہ جس نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طلب فرمانے پر حاضری دی اور درود و سلام پیش کیا۔
- ان خطاکاروں اور سیاہ کاروں کے نام جن کی خطائیں درود شریف کی برکت اور وسیلے سے معاف کی جائیں گی۔
- کائنات کے ذرے ذرے کے نام جو درود و سلام پیش کرنے میں مصروف ہے۔
- ان اہل جنت کے نام کہ جن کے چہرے درود شریف کی برکت سے نورانی ہوں گے۔
- روز محشر اس ساعت کے نام کہ جب باری تعالیٰ درود و شریف کے چھپے ہوئے خزانہ کو ظاہر فرمائے گا' اور اہل محبت یک زبان ہو کر کہیں گے کہ۔

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

احقر العباد

جاوید اقبال مظہری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے :۔

"بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔" (آل عمران : ۱۶۴)

قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیت کریمہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات شریفہ کو مومنین کے لئے احسان عظیم قرار دیا گیا ہے' سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کریمہ آپ کی امت پر اس وقت سے جاری ہیں کہ جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے نور سے آپ کے نور کو تخلیق فرمایا' لہٰذا جب آپ کا نور عالم فلکی میں ظہور میں آیا تو اس نور نے لاکھوں برس اپنے مولیٰ کی عبادت فرمائی' اور شان امت پروری سے امت کو مرحمت فرمادی' اور اس عبادت کے صلے میں امت عاصی کی مغفرت طلب فرمائی' حالانکہ اس وقت تک امت کا ظہور بھی نہ ہوا تھا۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس عالم فانی میں تشریف لائے تو آپ حالت سجدہ میں تھے اور اپنی امت کی مغفرت کی دعا فرمارہے تھے' اور جب تک حیات ظاہری میں رہے ہر وقت اپنی امت کی مغفرت کی دعا فرماتے رہے' بلکہ بعض روایات میں آیا ہے کہ قبر شریف میں بھی اپنی امت کی مغفرت کی دعا فرمائی' آپ کے لب مبارک کو جنبش ہورہی تھی جب غور سے سنا تو امت عاصی کی مغفرت کی دعا طلب فرمائی جارہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں دعا گو تو ہیں ہی مگر کل قیامت کے روز بھی آپ بس نہیں فرمائیں گے بلکہ جب آپ کے کسی امتی کا سر ندامت سے نگوں ہوگا تو آپ جوش محبت میں آکر اس کو اپنے دامن رحمت میں چھپالیں گے کہ آپ کو رحمت للعالمین کا تاج سرمدی عطا کیا گیا ہے۔ (۱۰۷۔ انبیاء)

سبحان اللہ ٹھکانہ ہے' رحمتوں کا' بخششوں کا' اور احسانات کا کہ روز ازل سے قیامت

تک' اور میدان حشر میں مقام شفاعت تک' ہر مقام پہ احسان ہی احسان نظر آتا ہے تو اب اس احسان عظیم کا شکریہ کیسے ادا ہو بشر انسانی اس احسان کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہے مگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جب یہ دیکھا کہ محبوب کے احسانات کا شکریہ کسی طرح بھی ادا نہیں ہو سکتا تو ایمان والوں سے جوش محبت میں آکر فرمادیا :۔

"اے ایمان والو تم بھی میرے محبوب پر خوب درود و سلام بھیجو" (۵۶ : احزاب)۔ تاکہ درود و سلام بھیجنے کا حق بھی ادا ہو جائے اور اس احسان کا شکریہ بھی ادا ہو جائے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم روز اول سے اپنی امت پر فرما رہے ہیں۔

درود شریف کی صورت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کریمہ کا شکریہ صرف اور صرف اسی صورت میں ادا ہو سکتا ہے کہ ہم جو درود شریف بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کریں وہ ایمان و اخلاص کے جذبے کے ساتھ ہو۔ درود شریف اللہ تعالیٰ کا عمل ہے' اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم ہے اور اس کو فنا نہیں' کل روز قیامت ساری کائنات فنا ہو جائے گی مگر ذکر درود جاری رہے گا کیونکہ یہ اللہ کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کو فنا نہیں بقا ہی بقا ہے۔

درود شریف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے' درود شریف ایمان والوں کے لئے روح کی ٹھنڈک ہے' جان کی ٹھنڈک ہے اور دل کی ٹھنڈک ہے۔ پیش نظر کتاب "دل کی ٹھنڈک" ایمان و اخلاص اور عشق و محبت کے جذبے کے ساتھ تحریر کی گئی ہے' اس کا اصل ماخذ قرآن و حدیث ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب عاشقان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی ٹھنڈک ثابت ہوگی اور پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔ (انشاء اللہ) مولیٰ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام عاشقوں کے قلوب کو درود شریف کے نور سے مستنیز فرمائے۔ (آمین)

احقر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ کے شیخ طریقت مسعود ملت حضرت مولانا الحاج پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا مشکور ہے کہ جنہوں نے نہ صرف یہ کتاب تحریر کرنے کی اجازت عطا فرمائی بلکہ کتاب کی تدوین کے سلسلہ میں ضروری اصلاح فرمائی اور مفید مشوروں سے نوازا۔ اس کے علاوہ جن محسنین' و محبین نے کتاب کی تدوین' کتابت اور اشاعت میں مدد فرمائی راقم ان سب کا تہہ دل سے ممنون ہے اور دعا گو ہے کہ

مولیٰ تعالیٰ اس حسن عمل کے صلے میں اپنی بیکراں نعمتوں سے نوازے آمین۔ بجاہ سید المرسلین رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ وازواجہ واصحابہ وسلم۔

۲۱ شوال المکرم ۱۴۱۴ھ	احقر العباد
۴ر اپریل ۱۹۹۴ء	جاوید اقبال مظہری
بروز پیر	نقشبندی مجددی

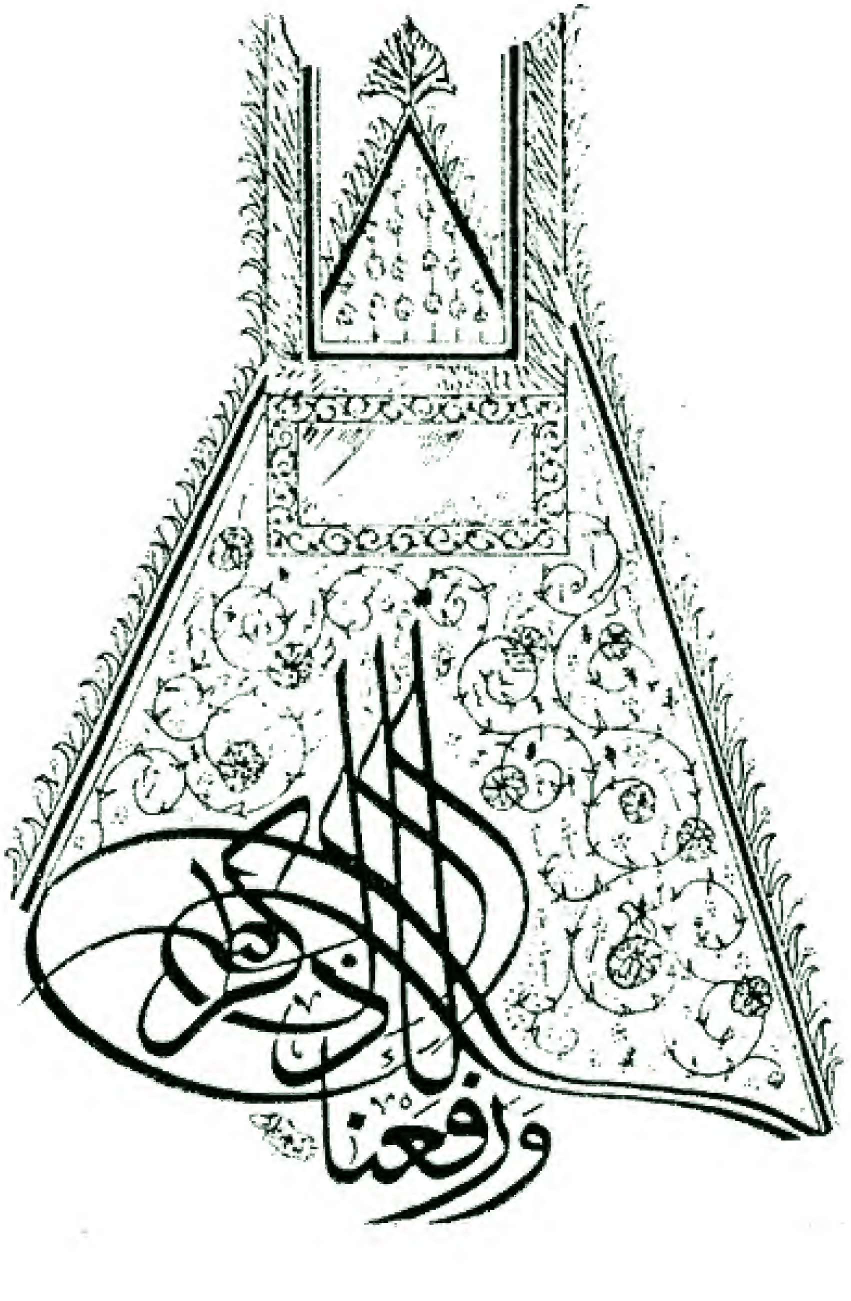

درود نور ہے

تمام وظائف میں، عبادات میں، اعمال میں سب سے بڑی عبادت "درود شریف" ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا عمل ہے وظیفہ ملائیکہ ہے اور ایمان والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔(۵٦ : احزاب)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نور سے تخلیق فرمایا۔(۱۵۔ مائدہ)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے نور سے اپنے محبوب کے نور کو تخلیق فرمایا، پھر اس نور سے ساری کائنات تخلیق کی گئی۔ ملائیکہ کا نور بھی نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا پر تو ہے۔

سبحان اللہ سبحان اللہ! اللہ کی ذات نور، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مسعود اللہ کا نور۔ اور ملائیکہ کا نور سرکار کے نور کا پر تو اور پھر ایمان والوں کے لئے اللہ کا حکم یعنی درود شریف کا ذکر۔ گویا درود شریف سراپا نور ہے کہ نور ذات الٰہی کا وظیفہ ہے۔

درود شریف چونکہ نور ہے تو اس کا وظیفہ کرنے والوں کے قلوب بھی نور ہیں جب ہی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

"ڈرو مومن کی فراست سے کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔"

جب قلب سراپا نور ہو جاتا ہے تو انسان کا سارا وجود نور ہو جاتا ہے۔ انسان کی زندگی کا دارومدار دل کی زندگی پر ہے۔ اگر قلب نور باطن سے روشن ہے تو انسان کا سارا وجود روشن ہے اور یہ روشنی استمراری (جاری و ساری) اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس نورانی وظیفہ کے طفیل ایمان والوں کے وجود کو دنیا و آخرت میں نور سے معمور فرمائے۔ آمین۔

اللھمہ اجعل لی نورًا فی قلبی ونورًا فی قبری ونورًا من بین یدیہ ونورًا من خلفی ونورًا عن یمینی ونورًا عن شمالی ونورًا من فوقی ونورًا من تحتی ونورًا فی سمعی ونورًا فی بصری ونورًا فی شعری ونورًا فی بشری ونورًا فی لحمی ونورًا فی دمی ونورًا فی عظامی، اللھمہ اعظمہ لی نورًا واعطنی نورًا واجعل لی نورًا۔(جامع الترمذی)

درود شریف سب سے افضل عبادت

اللہ سبحانہ وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے :۔

میں نے انسان اور جنات کو محض اس لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔ (الذاریات : ۵۶)

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مخلوق کی پیدائش کا مقصد عبادت الٰہی قرار دیا ہے۔ جبکہ علماء اور مشائخ نے مخلوق کی پیدائش کی مصلحت عرفان الٰہی قرار دی ہے گویا اس آیت کریمہ کا ماحصل یہ ہے کہ ہم عبادت الٰہی کے ذریعے عرفان الٰہی حاصل کریں کہ اس تعالیٰ کا عرفان ہی مقصد حیات ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ہر حکم عبادت کا درجہ رکھتا ہے اس نے نماز پڑھنے کا حکم دیا' قرآن میں نماز کی تاکید بار بار آئی ہے۔ احادیث اس کے فضائل سے بھری ہوئیں ہیں نماز اللہ کا حکم بھی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب بھی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک بھی ہے اور مومن کی معراج بھی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رمضان المبارک کے روزے فرض فرمائے تاکہ اہل ایمان متقی اور پرہیزگار بن جائیں روزہ رکھنا حکم ربی ہے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب بھی ہے اور اس کے فضائل میں بکثرت احادیث موجود ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مسلمانوں پر زندگی میں ایک بار حج فرض فرمایا ہے اس کے فضائل قرآن وحدیث میں تفصیل سے موجود ہیں یہ ایک عظیم عبادت ہے لیکن یہ سب پر فرض نہیں بلکہ شریعت میں متعین کردہ صاحب استطاعت پر فرض ہے۔

زکواۃ ایک عظیم عبادت ہے قرآن کریم میں اس کا ذکر نماز کے ساتھ کئی بار آیا ہے۔ زکواۃ سب مسلمانوں پر فرض نہیں بلکہ صرف صاحب نصاب پر فرض ہے جو مسلمانوں کی معاشرتی حالات کی درستگی میں ایک بڑی عبادت ہے۔ والدین کی اطاعت' رابطہ شیخ' استاد کا ادب علماء وفضلا کی زیارت اور ان کا ادب' غریبوں مسکینوں اور بیواؤں کی خدمت' پڑوسی کی خدمت' اہل وعیال کی خدمت' صدقہ خیرات یہ سب کے سب عبادات میں شمار ہوتے ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مندرجہ بالا تمام عبادات کا حکم دیا ہے۔ لیکن یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی نماز پڑھتا ہوں' تم بھی پڑھو' میں بھی روزہ رکھتا ہوں تم بھی روزہ رکھو' میں بھی حج کرتا

ہوں تم بھی حج کرو، میں بھی صدقہ خیرات اور زکواۃ دیتا ہوں تم بھی دو۔ صرف اور صرف درود شریف کے واسطے فرمایا میں اور میرے ملائیکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) پر خوب درود وسلام بھیجو۔ اس اعتبار سے تمام عبادات میں سب سے افضل عبادت درود شریف ہے جو اہل ایمان پر فرض کی گئی ہے دیگر عبادتوں کے لئے تو وقت اور مہینہ متعین کیا گیا ہے لیکن اس عظیم عبادت کے لئے کوئی وقت متعین نہیں کیا گیا۔ حق سبحانہ وتعالیٰ کی ذات وریٰ الوری ثمہ وریٰ الوری ہے یہ اس کا عمل ہے اس لئے اس تعالیٰ نے اس عظیم وظیفہ کی کوئی حد متعین نہیں فرمائی بلکہ یہ فرمایا کہ اے ایمان والوں میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) پر خوب خوب درود وسلام بھیجو۔

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ مخلوق کی پیدائش کی مصلحت عرفان الٰہی ہے اور حق تعالیٰ کا عرفان اس کی عبادت یعنی بندگی سے مشروط ہے جبکہ درود شریف سب سے افضل عبادت ہے یہ وہ افضل عبادت ہے کہ جس کے عمل سے حق تعالیٰ کا انتہائی قرب حاصل ہوتا ہے۔ جتنا زیادہ حق تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا اتنا ہی اس کا عرفان حاصل ہوگا لہٰذا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز اپنی تصنیف جذب القلوب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا۔ "اے موسیٰ کیا تم چاہتے ہو تم سے قریب تر ہو جاؤں۔ جیسا کہ تمہارا کلام تمہاری زبان سے قریب ہے یا جس طرح کہ وسوسہ تمہارے قلب کا تمہارے دل سے اور تمہاری روح تمہارے بدن سے اور تمہاری روشنی چشم تمہاری آنکھ سے۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ "اے میرے رب میں یہی چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کثرت سے درود پڑھا کرو تب تمہیں یہی نسبت حاصل ہو جائے گی۔

(جذب القلوب الی دیار المحبوب۔ ص ۲۴۶)

مندرجہ بالا واقعہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ حق تعالیٰ نے درود شریف میں اپنا قرب خاص رکھا ہے یہ سب سے افضل عبادت ہے کہ جس کے طفیل عرفان الٰہی حاصل ہوتا ہے اور یہی وہ عظیم عبادت ہے کہ جس کے طفیل دیگر تمام عبادتیں بھی قبول کرلی جائیں گی۔
(انشاءاللہ)

درود شریف سے معیت الٰہی حاصل ہوتی ہے

اللہ سبحانہ و تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے :-

"اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ کی خاطر آپ کے ذکر کو بلند کر دیا۔

(القرآن ۴-انشرح)

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کب سے بلند فرمایا اس کا علم صرف اس ہی کو ہے قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اس دنیا میں تشریف لانے سے پہلے ہی آپ کے ذکر مبارک کا سلسلہ جاری تھا۔ چنانچہ میثاق النبین میں تمام انبیاء علیہم السلام کے سامنے اللہ تعالیٰ کا آپ کا ذکر جمیل بیان فرمانا آپ پر ایمان لانے کی تاکید فرمانا' آپ کی تاکید و حمایت کا عہد لینا اس عہد پر تمام انبیاء کو ایک دوسرے پر گواہ بنانا اور پھر خود ان سب پر گواہ ہونا (آل عمران۔ ۸۱)۔ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا ذکر اس وقت سے جاری ہے کہ جب آپ کا نور تخلیق کیا گیا۔ درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے افضل ذکر ہے یہ اللہ کا عمل ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کب سے درود شریف پڑھ رہا ہے درود شریف کی حقیقت کیا ہے یہ ایک راز مخفی ہے جس کا علم صرف اور صرف اللہ کو ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ بے نیاز ہے مگر وہ اپنے محبوب کی طرف متوجہ ہے اور درود شریف بھیج رہا ہے۔ درود شریف چونکہ اللہ تعالیٰ کا عمل ہے اس لئے درود شریف پڑھنے والے کو حق سبحانہ و تعالیٰ کی معیت اور توجہ یعنی توجہ الی اللہ حاصل ہو جاتی ہے۔ گویا درود شریف حق سبحانہ و تعالیٰ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا سب سے بڑا اور کامل ذریعہ ہے کہ درود شریف میں حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی معرفت کا خزانہ مخفی کر رکھا ہے۔ جس قدر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود شریف پیش کیا جائے گا اسی قدر حق سبحانہ و تعالیٰ کی معیت و معرفت حاصل ہوگی۔ درود شریف کے حقیقی مصارف تو صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ جانتا ہے جو اس گنج مخفی کو روز محشر ظاہر فرمائے گا اور سب اہل محبت کہیں گے کہ کاش ہم اپنی زندگی میں صرف اور صرف درود شریف پڑھا ہوتا اور بس کیونکہ روز محشر حق تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب اگر کوئی عمل کرے گا تو وہ صرف اور صرف درود شریف ہوگا۔

درود شریف سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب خاص حاصل ہوتا ہے

جب ہجرت کے دوسرے سال ۲ھ میں آیت کریمہ (۵۶ : احزاب) نازل ہوئی تو جان جاناں ایمان جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور مسرت و انبساط سے سرخ ہو گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"مجھے مبارکباد پیش کرو کہ مجھ پر آج وہ آیت نازل ہوئی ہے کہ میرے نزدیک دنیا و مافیہا میں ہر چیز سے بہتر ہے۔"

یہی وجہ ہے کہ درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا عمل ہے۔ ملائکہ کا عمل ہے اور ایمان والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ وہ بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پیش کریں اور اس عظیم نعمت کے صلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب خاص حاصل کریں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب کوئی عاشق آپ کی خدمت میں محبت، خلوص اور یقین کے ساتھ درود شریف پیش کرتا ہے تو آپ نہ صرف اس عرفانی تحفہ کو قبول فرماتے ہیں بلکہ اس کو اپنا محبوب بنا کر قرب خاص عطا فرماتے ہیں انہی محبوبان بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی قدس سرہ کے خلیفہ اعظم حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ العزیز کی ذات گرامی تھی کہ جن کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قرب خاص عطا فرما کر خلعت فاخرانہ سے سرفراز فرمایا۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ ہر روز رات تین ہزار مرتبہ درج ذیل درود شریف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال جہاں ادا میں گم ہو کر پیش فرماتے تھے۔

اللھمہ صلی علی محمد عبدک ونبیک وحبیبک ورسوبک النبی الا می والہ وسلمہ

جب آپ نے پہلا نکاح فرمایا تو تین دن تک درود شریف کا تحفہ نہ بھیج سکے لہٰذا آپ کے ایک مرید جناب رئیس احمد نے خواب میں دیکھا کہ ایک عالی شان محل ہے، خلقت کا ہجوم ہے، اور ایک شخص جس کی صورت نورانی ہے، محل میں بلا تکلف آجا رہے ہیں۔ لوگوں

کا پیغام لے کر محل میں جاتے ہیں اور پیغام کا جواب لے کر باہر آتے ہیں۔ رئیس احمد نے محل اور ان بزرگ کے متعلق ایک شخص سے معلوم کیا۔ اس شخص نے ان کو بتایا کہ سرور عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس محل میں تشریف رکھتے ہیں اور وہ بزرگ جو آتے جاتے ہیں' ان کا نام حضرت عبداللہ بن مسعود ہے۔

رئیس احمد یہ سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس گئے اور ان سے عرض کیا' کہ ان کا پیغام بھی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچادیں کہ وہ بھی دیدار فائض الانوار کا مشتاق ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود یہ پیغام لے کر محل میں گئے اور وہاں سے جواب لائے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "ابھی اس شخص میں میرے دیدار کی اہلیت اور لیاقت نہیں ہے' میرا سلام قطب الدین اوشی کو پہنچا اور میری طرف سے کہنا کہ کیا بات ہے کہ جو تحفہ وہ ہر رات ہمارے پاس بھیجتے تھے اب تین رات سے نہیں بھیجا۔"

رئیس احمد کی آنکھ کھلی تو آپ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام پہنچانے کے لئے بے چین تھے۔ آپ نے حضرت قطب صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر خواب سنایا۔ قطب صاحب نے جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام سنا تو کھڑے ہوگئے' اور رئیس احمد سے پوچھنے لگے۔ "ہاں کیا فرمایا ہے۔"

رئیس احمد نے عرض کیا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جو تحفہ تم مجھے ہر شب بھیجا کرتے تھے وہ تین شب سے کیوں نہیں بھیجا۔

حضرت قطب صاحب فوراً" سمجھ گئے کہ تحفہ سے کیا مراد ہے۔ شادی کی وجہ سے تین رات سے درود شریف ناغہ ہو گیا تھا۔ پس :

"خواجہ نے (قطب صاحب) اس عورت کو جس سے آپ کی شادی ہوئی تھی بلایا اور اس کا مہر اس کے حوالے کیا' اور اس کو طلاق دے دی' اور پھر اپنے اوراد و وظائف میں مشغول ہو گئے۔"

درود شریف سے دعائیں مستجاب ہوتی ہیں

حضور جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے کہ جس کے اول و آخر میں مجھ پر درود نہ پڑھا جائے۔ دعا سے توجہ الی اللہ حاصل ہوتی ہے کہ بندہ اپنے مولیٰ کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے لہٰذا جب بندہ دعا سے پہلے اور بعد درود شریف پڑھتا ہے تو مولیٰ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمالیتا ہے کیونکہ درود شریف اللہ کو محبوب ہے اس لئے درود شریف پڑھنے والا بھی اللہ کو محبوب ہوجاتا ہے اور اس کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ درود شریف پڑھنے والوں کی تمام آفات' بلیات دور فرماتا ہے' درجات بلند فرماتا ہے۔ ظاہری و باطنی امراض سے شفا عطا فرماتا ہے' اسباب پیدا فرماتا ہے' ظاہری و باطنی فتوحات سے سرفراز فرماتا ہے' منازل عشق و محبت طے کراتا ہے' اپنے بندوں کی استغاثت فرماتا ہے' اپنے دامن رحمت میں چھپالیتا ہے کہ درود شریف اللہ کا عمل ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات قاضی الحاجات ہے' احل المشکلات ہے' دافع البلیات ہے' رافع الدرجات ہے' شافی الامراض ہے' مسبب الاسباب ہے' مفتح الابواب ہے' غیاث المستغین ہے اور ارحم الرحمین ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس پر مشکل ہوجائے کوئی حاجت پس اسے چاہیے کہ کثرت سے درود بھیجے کیونکہ درود دور کرتا ہے سب افکار کو' سب غموں کو' سب تکلیفوں کو' اور زیادہ کرتا ہے روزیوں کو اور روا کرتا ہے سب حاجتوں کو۔ (دلائل الخیرات ص ۲۰۱)

یہاں یہ نکتہ قابل غور ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو اپنے بندوں سے بہت محبت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر امت کا مشقت میں پڑنا' رنج والم میں مبتلا ہونا شاق گزرتا ہے آپ مومنین کی ہدایت کے واسطے انتہائی حریص اور مہربان ہیں۔ (آیت ۱۲۸۔ توبہ)

لہٰذا اللہ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایمان والوں کے لئے جو بہتری مقصود ہوتی ہے چاہے وہ دنیا کے لئے ہو یا آخرت کے لئے اس اعتبار سے درود شریف کے صدقے اور طفیل ساری کی ساری دعائیں قبول کرلی جاتی ہیں کچھ دنیا کے لئے قبول ہوتی ہیں اور کچھ آخرت کے لئے قبول ہوتی ہیں۔ لہٰذا قرآن کریم میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یعنی اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تم کسی شے کو پسند کرتے ہو (اور اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہو) مگر وہ شے تمہارے حق میں سخت مضر ہوتی ہے جس کا تمہیں کچھ بھی علم نہیں ہوتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کو اس بات کی خبر ہے پس وہ جانے (وہ اللہ اپنے علم اور مصلحت کے موافق کام کرتا ہے تم بے خبر بے علموں کی خواہش کے مطابق نہیں کرتا)۔ (البقرہ۔۲۱۶)

صحیح حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن رب العالمین اپنے بندوں کو سامنے بلا کر فرمائے گا۔

"اے بندو! دنیا میں ہم نے تمہیں حکم دیا تھا کہ تم دعا کرو ہم قبول کریں گے۔" کہیں گے' "بیشک اے رب درست ہے۔" ارشاد ہو گا کہ "تم نے جو دعائیں دنیا میں مانگی تھیں وہ سب ہم نے قبول فرمائیں" ------ "اے بندو! دیکھو تمہاری فلاں دن فلاں وقت کی دعا کا اثر دنیا میں ظاہر کر دیا تھا۔" ------ عرض کریں گے' "ہاں بیشک!" ------ ارشاد ہو گا' تمہاری فلاں فلاں دعا فلاں وقت ہم نے قبول فرمائی مگر اس کا اثر ہم نے بدل دیا' اس دعا کے بدلے تم پر جو مصیبت آنے والی تھی ہم نے فلاں دعا کے سبب وہ مصیبت دفع کر دی اور تمہیں اس کے صدمہ سے بچا لیا۔" ------ عرض کریں گے' "بیشک یا رب ایسا ہی ہوا تھا۔" پھر ارشاد ہو گا کہ "اے بندو! تم نے فلاں دن فلاں وقت فلاں فلاں دعائیں مانگی تھیں مگر ہم نے اس کا کوئی نتیجہ دنیا میں ظاہر نہیں کیا بلکہ آج کے لئے رکھ چھوڑا ہے' لو یہ تمہاری امانت موجود ہے۔" پھر جو کچھ ان کی دعاؤں کے ثمران کے سامنے آئیں گے تو سب کے سب یہی تمنا کریں گے کہ "الٰہی کاش ہماری کسی دعا کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوتا' ساری کی ساری دعائیں آج کے لئے جمع رہتیں تو کیا اچھا ہوتا۔" (مواعظ مظہری۔ ص ۱۵۴)

فضائل درود

(۱)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ وہ شخص میرے قریب ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھتا ہے۔ (ترمذی)

(۲)

سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے ایک بار درود شریف بھیجا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس آدمی پر ستر (۷۰) بار درود بھیجتے ہیں۔ (احمد)

(۳)

جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد)

(۴)

جان جاناں ایمان جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص میرے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا ہے جب تک اس کتاب میں میرا نام موجود رہے گا فرشتے اس کے گناہوں کی معافی اور رحمت کی دعا کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

(۵)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے میری قبر کے پاس (روضہ اطہر) درود شریف پڑھا میں نے سن لیا اور جس نے درود بھیجا مجھے پہنچا دیا گیا۔ (مشکوۃ)

(۶)

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر دس مرتبہ درود شریف پڑھے گا فرشتے اسکے ماتھے (پیشانی) پر لکھ دیں گے کہ یہ آدمی نفاق سے بری ہے اور دوزخ سے بھی آزاد ہے۔ قیامت کے دن اسکا حشر شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ (طبرانی)

(۷)

حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں تم کثرت سے میرے اوپر درود بھیجا کرو اس لئے کہ یہ درود تمہارے (باطن کی تطہیر کے) لئے زکواۃ (پاک کرنے کا ذریعہ

ہے) (حصن حصین۔ ص ۳۳۵)

(۸)

حضور روف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس شخص کے سامنے میرا ذکر آئے اس کو چاہئے کہ مجھ پر درود بھیجے اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے۔ (حصن حصین۔ ص ۳۳۵)

(۹)

حضور نور ہدایت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ بیشک اللہ کے کچھ فرشتے (مامور) ہیں جو (دنیا کی محفلوں، مجلسوں اور مسلمانوں کے آس پاس) گھومتے رہتے ہیں، میری امت کے (درود) سلام میرے پاس پہنچاتے ہیں۔ (حصن حصین۔ ص ۳۳۵)

(۱۰)

حضرت علی کرم اللہ وجہ کریم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر دعا (بارگاہ الٰہی تک پہنچنے سے) رکی رہتی ہے یہاں تک کہ (دعا کرنے والا) حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل (اہل و عیال) پر درود بھیجتا ہے (تب بارگاہ الٰہی تک پہونچتی اور قبول ہوتی ہے)۔ (حصن حصین۔ ص ۳۳۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ اس پر دس بار درود پڑھتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ ہزار بار اس پر درود پڑھتا ہے اور جو شخص مجھ پر ہزار بار درود بھیجے اس کے جسم کو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کردیتا ہے، اور اس کو سچے قول پر ثابت قدم رکھتا ہے۔ دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں سوال کے وقت قبر میں اور داخل فرمائے گا اسے جنت میں اور آئے گا اس کا درود جو اس نے مجھ پر بھیجا ہے نور بن کر قیامت کے دن پلصراط پر پانچ سو سال کی مسافت تک پھیلا ہوا ہوگا اور ہر درود کے بدلے اللہ تعالیٰ جنت میں اسے ایک محل دے گا۔ تھوڑے پڑھے یا زیادہ (یہ اس کی مرضی) (دلائل الخیرات۔ ص ۱۹۷)

(۱۲)

حضور جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو بندہ مجھ پر درود بھیجتا ہے تو

اس کا درود اس کے منہ سے تیزی سے نکلتا ہے پھر نہ کوئی خشکی نہ کوئی سمندر نہ مشرق اور نہ مغرب مگر وہاں سے گزرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں فلاں بن فلاں کا درود ہوں جو اس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مختار جو اللہ کی سب مخلوق سے بہتر پر بھیجا ہے پس ہر شے اس پر درود بھیجتی ہے اور اس درود سے ایک پرندہ پیدا کیا جاتا ہے جس کے ستر ہزار بازو ہوتے ہیں اور ہر بازو میں ستر ہزار پر ہوتے ہیں اور ہر پر میں ستر ہزار سر ہوتے ہیں اور ہر سر میں ستر ہزار چہرے ہوتے ہیں اور ہر چہرے میں ستر ہزار منہ ہوتے ہیں اور ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں اور ہر زبان میں ستر ہزار لغات میں اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان سب کا ثواب اس کے لئے لکھتا ہے۔ (دلائل الخیرات۔ ص ۱۹۹)

(۱۳)

حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بیشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا سب سے افضل عمل ہے اور یہی ان فرشتوں کا ذکر ہے جو جنت کے اطراف میں ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی برکت یہ ہے کہ جس قدر درود کا ذکر کرتے ہیں اسی قدر جنت بھی وسیع ہوتی جاتی ہے اور فرشتے اس ذکر سے کبھی دم نہیں لیتے اس لئے جنت بھی وسیع ہوتی چلی جاتی ہے' حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ قدس سرہ جنت کے وسیع ہونے کا ایک اور نکتہ بیان فرماتے ہیں کہ جنت کی اصل نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے لہٰذا یہ اس نور کی اسی قدر مشتاق ہے جس قدر کے بچہ کو باپ کی طرف اشتیاق ہوتا ہے اسی لئے جب جنت آپ کا ذکر سنتی ہے تو خوش ہو کر اس کی طرف لپکتی ہے اس لئے کہ جنت ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی سیراب ہوتی ہے۔

(خزینہ مصارف ترجمہ ابریز۔ ص ۷۸۸۔۷۸۹)

فضائل درود بروز جمعۃ المبارک

○ درود شریف کا بروقت پڑھنا افضل و مستحب ہے لیکن شب جمعہ اور جمعہ کے دن افضل و اولیٰ ہے کیونکہ شب جمعہ اور روز جمعہ بڑی فضیلت رکھتے ہیں اس سلسلہ میں بکثرت احادیث موجود ہیں۔

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو جمعہ کے دن تمہارے درود مجھ پر پیش کئے جاتی ہے اور میں تمہارے لئے دعا و اسفغار کرتا ہوں۔ (ابو

داؤد)

○ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں روز جمعہ وہ دن ہے کہ اس دن وہ فرشتے جو دربار خداوندی میں مقرب ہیں یہاں موجود رہتے ہیں اس درود پڑھنے والے کی درود سن کر میرے پاس پہنچاتے ہیں۔ (جذب القلوب)

○ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر صلواۃ بھیجتا ہے وہ عرش سے نیچے ٹھہرتی اور کوئی فرشتہ ایسا نہیں جو اس درود پڑھنے والے پر صلواۃ نہ بھیجے۔ (جذب القلوب)

○ علماء فرماتے ہیں کہ شب جمعہ کی خصوصیت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بہ نفس نفیس صلواۃ وسلام کا جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ (جذب القلوب)

○ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر شب جمعہ میں سو(۱۰۰) مرتبہ درود پڑھے اس کی سو حاجتیں پوری ہوں منجملہ ان کے ستر حاجتیں دینوی اور تیس حاجتیں آخرت کی (مفاخر الاسلام)۔

○ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ اس درود کو پڑھے جب تک اپنی جائے نشست بہشت میں نہ دیکھ لے گا دنیا سے خالی نہیں اٹھایا جائے گا۔ درود یہ ہے

الھم صل علی محمد والہ الف الف مرۃ

○ دمیری نے شرح منہاج میں نقل کیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ درود پڑھے گا **اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وسلمہ تسلیمہ** تو اس کے اسی برس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

○ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنے مصلے سے اٹھنے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی مرتبہ درود پڑھے گا تو اس کے اسی برس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (مفاخر الاسلام)

○ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت خالد بن کثیر کے تکئے کے نیچے سے ان کی روح نکلنے سے پہلے ایک پھٹا ہوا کاغذ ملا جس میں لکھا تھا **براءۃ من النار لخالدبن کثیر**۔ یعنی خالد بن کثیر کی نجات جہنم سے ہوگی ان کے گھر والوں سے دریافت کیا کہ یہ کون سا عمل کرتے

تھے جو یہ کرامت حاصل ہوئی لوگوں نے کہا ان کا یہ عمل تھا کہ ہر جمعہ کو ہزار مرتبہ حضور صلی
اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے تھے۔

حکایات درود شریف

(۱)

ایک بزرگ جناب محمد بن سعید بن مطرب فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب سونے کے واسطے لیٹا تو ایک مقدار معین درود شریف کی پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات کو میں بالا خانے پر اپنا معمول پورا کر کے سوگیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانے کے دروازے سے اندر تشریف لائے آپ کی تشریف آوری سے بالا خانہ ایک دم روشن ہوگیا آپ میری طرف تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ لا اس منہ کو جس سے تو کثرت سے مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو چوموں گا۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ میں دہن مبارک کی طرف منہ کروں تو میں نے ادھر سے اپنے منہ کو پھیرلیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر پیار کیا میری گھبراکر ایک دم آنکھ کھل گئی تو سارا بالا خانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور مشک کی خوشبو میرے رخسار میں سے آٹھ دن تک آتی رہی۔ (بدیع)

(۲)

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے احیائے علوم میں عبدالواحد بن زید بصری سے نقل کیا ہے کہ میں حج کو جارہا تھا ایک شخص میرا رفیق سفر ہوگیا وہ ہر وقت چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرتا تھا۔ میں نے اس سے اس کثرت درود کا سبب پوچھا۔ اس نے کہا کہ جب میں سب سے پہلے حج کے لئے حاضر ہوا تو میرے باپ بھی ساتھ تھے۔ جب ہم لوٹنے لگے تو ہم ایک منزل پر سوگئے۔ میں نے خواب میں دیکھا مجھ سے کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اٹھ تیرا باپ مرگیا اور اس کا منہ کالا ہوگیا۔ میں گھبرایا ہوا اٹھا تو اپنے باپ کے منہ پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا انتقال ہوچکا تھا اور اس کا منہ کالا ہو رہا تھا۔ مجھ پر اس واقعہ سے اتنا غم سوار ہوا کہ میں اس کی وجہ سے بہت ہی مرعوب ہو رہا تھا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کے سر پر چار حبشی کالے چہرے والے جن کے ہاتھ میں لوہے کے بڑے ڈنڈے تھے مسلط ہیں۔ اتنے میں ایک بزرگ نہایت حسین چہرہ دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے اور انہوں نے ان حبشیوں کو

ہٹادیا اور اپنے دست مبارک کو میرے باپ کے منہ پر پھیرا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اٹھ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کے چہرے کو سفید کردیا۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کون ہیں۔ آپ نے فرمایا میرا نام محمد ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ اس کے بعد سے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کبھی نہیں چھوڑا۔

(۳)

بعض صلحاء میں سے کسی پر تین ہزار دینار قرض تھے۔ قرض خواہ نے قاضی کے یہاں نالش کردی۔ قاضی نے مرد صالح کو ایک مہینے کی مہلت دے دی۔ وہ مرد صالح قاضی کے پاس سے آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر دربار الٰہی میں گریہ وزاری کرتے ہوئے محراب میں بیٹھ گیا۔ اسی مہینے کی ستائیسویں شب میں خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ حق تعالیٰ تیرے قرض کو ادا کرتے ہیں تو علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جا اور کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرا قرض ادا کرنے کے لئے تین ہزار دینار دے دے مرد صالح کہتے ہیں جب میں بیدار ہوا تو میں نے اپنے اندر خوشحالی کے آثار پائے۔ لیکن اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر وزیر نے دریافت کیا کہ اس واقعہ کی علامت کیا ہے تو میں کیا کہوں گا۔ میں یہ سوچ کر اس دن وزیر کے پاس نہیں گیا۔ دوسری رات پھر آنحضرت کو خواب میں دیکھتا ہوں۔ آپ نے جو کچھ شب اول میں ارشاد کیا تھا وہی دوبارہ فرماتے ہیں میں نہایت خوشی میں بیدار ہوا لیکن بہ مقتضائے بشریت آج بھی علی بن عیسیٰ کے پاس نہیں گیا۔ تیسری رات پھر دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ جانے کا سبب مجھ سے دریافت فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اس واقعہ کی سچائی میں کوئی علامت چاہتا ہوں۔ آپ نے میری اس بات پر تحسین فرمائی اور ارشاد کیا کہ اگر تم سے علامت دریافت کریں تو کہہ دینا کہ تم ہر روز نماز فجر سے طلوع آفتاب تک کسی سے کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار تحفہ درود شریف ہمارے پاس بھیجتے ہو جس کو خداوند تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔ میں وزیر کے پاس گیا۔ اور ان کے سامنے خواب کا قصہ بیان کیا نیز جو علامت حضور نے فرمائی تھی۔ وہ بھی کہہ دی۔ اس پر وہ بہت خوش ہوا۔ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو مرحبا ہو۔ تین ہزار دینار میرے پاس لائے اور کہنے لگے کہ یہ اپنے قرض کی ادائیگی میں دینا اور تین ہزار اور دیئے کہ یہ اپنے عیال میں خرچ کرنا اس کے علاوہ تین ہزار پھر دیئے کہ اس کو تجارت

میں لگاؤ۔ اس کے بعد مجھے قسم دی کہ یہ محبت کا تعلق مجھ سے ہرگز قطع نہ کرنا۔ تمہیں جو ضرورت ہوا کرے مجھ سے لے جایا کرو۔ میں تین ہزار دینار لے کر قاضی کے پاس گیا تاکہ اس کے سامنے ادا کروں۔ میں نے قرض خواہ کو دیکھا وہ مبہوت ہو کر قاضی کے پاس آیا۔ میں نے دینار شمار کئے اور سارا قصہ ان لوگوں کے سامنے بیان کردیا۔ قاضی نے کہا کہ یہ کرامت وزیر کو کیوں دی جائے۔ اس قرضہ کو تیری طرف سے میں ادا کروں گا۔ قرض خواہ نے کہا کہ یہ بزرگی آپ کو کیوں دی جائے۔ میں زیادہ مستحق ہوں کہ تیری ذات کو اپنے قرضہ سے بری کردوں۔ لہٰذا میں نے خدا اور رسول کے لئے معاف کیا تو قاضی نے کہا کہ میں نے جو کچھ اللہ اور اس کے رسول کے لئے نکالا ہے اسے واپس نہ لوں گا۔ میں وہ تمام مال لے کر مکان کو واپس آیا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی مزید نعمت کا شکریہ ادا کیا۔ وللہ المنۃ وعلی رسولہ الصلوۃ والتحیۃ۔

(۴)

حضرت ابو حفص سمرقندی اپنی کتاب رونق المجالس میں لکھتے ہیں کہ بلخ میں ایک تاجر تھا جو بہت زیادہ مالدار تھا اس کا انتقال ہوا اس کے دو بیٹے تھے میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہوگیا لیکن ترکہ میں تین بال بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود تھے ایک ایک دونوں نے لے لیا۔ تیسرے بال کے متعلق بڑے بھائی نے کہا کہ اس کو آدھا آدھا کرلیں چھوٹے بھائی نے کہا ہرگز نہیں، خدا کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک نہیں کاٹا جاسکتا۔ بڑے بھائی نے نے کہا کیا تو اس پر راضی ہے کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور یہ مال سارا میرے حصے میں لگادے۔ چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہوگیا۔ بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے بھائی نے تینوں موئے مبارک لے لئے۔ وہ ان کو اپنی جیب میں ہر وقت رکھتا اور بار بار نکالتا ان کی زیارت کرتا اور درود شریف پڑھتا۔ تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہوگیا اور چھوٹا بھائی بہت زیادہ مالدار ہوگیا۔ جب اس چھوٹے بھائی کی وفات ہوئی تو صلحاء میں سے بعض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کو کوئی ضرورت ہو اس کی قبر کے پاس بیٹھ کر اللہ شانہ سے دعا کیا کرے۔ (بدیع)

(۵)

حضرت علامہ سخاوی ابوبکر بن محمد سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ آئے ان کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہد کھڑے ہوگئے ان سے معانقہ کیا ان کی پیشانی کو بوسہ دیا میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا کہ جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شبلی حاضر ہوئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے استفسار پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد **لقد جاء کم رسول من انفسکم** آخر سورت تک پڑھتا ہے اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ **لقد جاء کم رسول من انفسکم** پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ **صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ علیک یا محمد** پڑھتا ہے۔ حضرت ابوبکر کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب حضرت شبلی آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درود پڑھتے ہو تو انہوں نے یہی بتایا۔ (فضائل داود ص ۱۳۲)

(۶)

حضرت جعفر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے (مشہور محدث) حضرت ابوزرعہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان پر ہیں اور فرشتوں کی امامت نماز میں کر رہے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ عالی مرتبہ کس چیز سے ملا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی پر صلواۃ وسلام لکھتا اور حضور کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں۔ اس حساب سے حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے ایک کروڑ درود ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ شانہ کی تو ایک ہی رحمت سب کچھ ہے پھر چہ جائیکہ ایک کروڑ۔ (بدیع)

(۷)

علامہ سخاوی بعض تواریخ سے نقل کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بہت گناہگار تھا جب وہ مرگیا تو انہوں نے اس کو ویسے ہی زمین پر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی کہ اس کو غسل دے کر اس پر جنازہ کی نماز پڑھیں میں نے اس شخص کی مغفرت کردی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا یا اللہ یہ کیسے ہوگیا۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ اس نے ایک دفعہ تورات کو کھولا تھا اس میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام دیکھا تھا تو اس نے ان پر درود پڑھا تھا تو میں نے اس کی وجہ سے اس کی مغفرت کردی۔ (بدیع)

(۸)

ایک صاحب نے حضرت ابو حفص کاغذی کو ان کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا ان سے پوچھا کہ کیا معاملہ گزرا انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہ مجھ پر رحم فرمایا میری مغفرت فرمادی مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دے دیا۔ انہوں نے کہا یہ کیا ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ جب میری پیشی ہوئی تو ملائکہ کو حکم دیا گیا انہوں نے میرے گناہ اور میرے درود شریف کو شمار کیا تو میرا درود شریف گناہوں پر بڑھ گیا تو میرے مولیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو بس بس آگے حساب نہ کرو اور اس کو میری جنت میں لے جاؤ۔ (بدیع)

(۹)

حضرت شیخ ابن حجر مکی نے نقل کیا ہے کہ ایک صالح کو کسی نے خواب میں دیکھا اس سے حال پوچھا اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل کیا۔ سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے درود کو شمار کیا سو درود کا شمار زیادہ نکلا حق تعالیٰ نے فرمایا اتنا بس ہے اس کا حساب مت کرو اور اس کو بہشت میں لے جاؤ (فض)۔

(۱۰)

حضرت ابوالعباس احمد بن منصور کا جب انتقال ہوگیا تو اہل شیراز میں سے ایک شخص نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں اور ان پر ایک جوڑا ہے اور سر پر ایک تاج ہے جو جواہر اور موتیوں سے لدا ہوا ہے خواب دیکھنے والے نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا اللہ جل شانہ' نے میری مغفرت فرمادی اور میرا بہت اکرام

فرمایا۔ اور مجھے تاج عطا فرمایا در یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت درود کی وجہ سے ہے۔ (قول بدیع)

(۱۱)

مواہب لدنیہ میں تفسیر قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہوجائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرچہ سرانگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہوجائے گا' وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں آپ کون ہیں آپ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود شریف ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا میں نے تیری حاجت کے وقت اس کو ادا کردیا۔

(۱۲)

ایک عورت حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری لڑکی کا انتقال ہوگیا میری یہ تمنا ہے کہ میں اس کو خواب میں دیکھوں۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل نماز پڑھ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد الھکم التکاثر پڑھ اور اس کے بعد لیٹ جا اور سونے تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتی رہ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس نے لڑکی کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی سخت عذاب میں ہے' تارکول کا لباس اس پر ہے۔ دونوں ہاتھ اس کے جکڑے ہوئے ہیں اور اس کے پاؤں آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں۔ میں صبح کو اٹھ کر پھر حسن بصری کے پاس گئی۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ اس کی طرف سے صدقہ کر شاید اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف فرمادے۔ اگلے دن حضرت حسن نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے اور اس میں ایک بہت اونچا تخت ہے اور اس پر ایک بہت نہایت حسین جمیل خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اس کے سر پر ایک نور کا تاج ہے۔ وہ کہنے لگی حسن تم نے مجھے بھی پہچانا میں نے کہا نہیں میں نے تو نہیں پہچانا کہنے لگی۔ میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو تم نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا (یعنی عشاء کے بعد سونے تک) حضرت حسن نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیرا حال اس کے بالکل برعکس بتایا تھا جو میں دیکھ رہا ہوں۔ اس نے کہا کہ میری حالت وہی تھی جو ماں نے بیان کی تھی میں نے پوچھا پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوگیا۔ اس نے کہا کہ ہم

ستر ہزار آدمی اسی عذاب میں مبتلا تھے جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا' صلحاء میں سے ایک بزرگ کا گزر ہمارے قبرستان پر ہوا انہوں نے ایک دفعہ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب کو پہنچادیا' ان کا درود اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسا قبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کردیئے گئے اور ان بزرگ کی برکت سے یہ رتبہ نصیب ہوا۔ (بدیع)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خاص خاص دُرود شریف

فرمانِ الٰہی

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ط يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ط

(الاحزاب : ۵۶)

بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اس نبی پر
اے ایمان والو! ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجو!

صلوٰۃ تُنجّینا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ

اے اللہ تعالیٰ ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل

وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ

اور اصحاب پر دُرود بھیج اور اس کے ذریعہ تو ہمیں تمام خوف وہراس اور مصیبتوں سے

وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ

نجات دے اور ہماری سب حاجتوں کو پورا فرما دے اور ہمیں تمام گناہوں

السَّيِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا

سے پاک وصاف فرما اور ہمیں اپنے نزدیک اعلیٰ سے اعلیٰ درجات سے سرفراز فرمادے

اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ

اور ہمیں زندگی اور موت کے بعد تمام بھلائیوں سے نواز دے

اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔

○

حضرت خواجہ سید ابوالحسن شاذلی قدس سرہ العزیز نے درود تاج حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں زیارت کے وقت پیش کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس درود شریف کے لئے منظوری عطا فرمائیے کہ یہ ایصالِ ثواب کے وقت ختم میں پڑھا جایا کرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور فرمالیا۔

(فضائلِ درود وسلام ص۳۷، مطبوعہ لاہور)

درُودتاج

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ

اے اللہ تعالیٰ رحمت کاملہ نازل فرما اوپر سردار ہمارے اور مالک ہمارے محمدؐ کے جو صاحبِ تاج

وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَاءِ

اور معراج اور براق اور علم (نشان) کے ہیں۔ دُور کرنے والے سختی اور وبا

وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ؕ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَرْفُوْعٌ

اور قحط سالی اور بیماری اور رنج کے نام ان کا لکھا گیا ہے بلند کیا گیا ہے

مَشْفُوْعٌ مَنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ؕ سَیِّدِ الْعَرَبِ

شفاعت کرنیوالا کیا گیا ہے نقش کیا گیا ہے درمیان لوح اور قلم کے۔ آپ سردار ہیں اہل عرب

وَالْعَجَمِ ؕ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ

اور اہل عجم کے۔ جسم آپ کا بہت ہی پاک خوشبودار، پاکیزہ، روشن درمیان خانۂ کعبہ

وَالْحَرَمِ ؕ شَمْسِ الضُّحٰی ؕ بَدْرِ الدُّجٰی ؕ صَدْرِ الْعُلٰی ؕ

اور حرم کے۔ آپ آفتاب وقت چاشت کے اور ماہتاب اندھیری رات کے، مسند نشین بلندی کے

نُوْرِ الْهُدٰی ؕ كَهْفِ الْوَرٰی ؕ مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ؕ جَمِیْلِ الشِّیَمِ ؕ

نور صراط مستقیم کے، پناہ مخلوقات کے چراغ تاریکیوں کے نیک عادتوں والے

شَفِیْعِ الْاُمَمِ ؕ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ؕ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِیْلُ

بخشوانے والے امتوں کے۔ صاحب بخشش اور بزرگی کے اور اللہ تعالیٰ نگہبان ہے ان کا اور جبریل

خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی

خدمت گزار ہے اُن کا اور براق سواری ہے انکی اور معراج سفر ہے اُن کا اور سدرۃ المنتہیٰ

مَقَامُہٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُہٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ

مقام ہے ان کا اور قاب قوسین (وصال حق) مطلوب ہے ان کا اور مطلوب مقصود ہے

وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ۔ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ

انکا اور مقصود ان کے پاس ہے رہے۔ آپ سردار سب رسولوں کے خاتم سب نبیوں کے

شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعَالَمِیْنَ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ

بخشوانے والے گنہگاروں کے غمخوار مسافروں کے باعث رحمت دونوں جہاں کے لوگوں کے موجب آرام عاشقوں کے

مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ، سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ، مِصْبَاحِ

مراد مشتاقوں کے آفتاب خداشناسوں کے۔ چراغ راہِ خدا پر چلنے والوں کے۔ مشعل

الْمُقَرَّبِیْنَ۔ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاکِیْنَ۔ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ

مقربوں کے دوست رکھنے والے محتاجوں۔ مسافروں اور مفلسوں کے۔ سردار جن اور انس کے

نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ۔ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ۔ صَاحِبِ

نبی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے پیشوا بیت المقدس اور کعبہ کے۔ وسیلہ ہمارے لئے درمیان دنیا اور آخرت کے

قَابَ قَوْسَیْنِ۔ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ۔

شرف یاب دو کمانوں کے۔ محبوب پروردگار دو مشرقوں اور مغربوں کے

جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ

نانا جان امام حسن اور حسین کے، مالک ہمارے اور مالک جن وانس کے کنیت آپ کی ابو قاسم

مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ. نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ يَاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ

نام مبارک آپکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے خواجہ عبداللہ کے آپ نور ہیں اللہ تعالی کے نور سے۔ اے عاشقو نور جمال

بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ط

آنحضرت کے درود بھیجو اوپر آپکے اور آپکی اولاد کے اور آپکے یاروں کے اور سلام بھیجو بھیجنے کے لائق۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔

اے اللہ! تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمت نازل فرما، جیسے تونے ابراہیم (علیہ السلام) پر اور آلِ ابراہیم پر نازل فرمائی۔ بے شک تو ہی مستحق تعریف بزرگ ہے۔ اے اللہ تو محمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر اور آلِ محمد پر برکتیں نازل فرما، جیسے تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائیں۔ بے شک تو ہی مستحق تعریف بزرگ ہے۔

حضرت عارف تیجانی علیہ الرحمہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت زیارت ارشاد فرمایا جو اس درود شریف کو ایک بار پڑھے گا اس کو اتنا ثواب مل جائے گا جتنا کہ اس دن درود و وظائف پڑھنے والوں کو ملے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْھَادِیْ اِلٰی صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَمِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ

ترجمہ :۔ "یا اللہ ! درود اور سلام اور برکت بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کھولنے والے ہیں اس کے جو بند کیا گیا تھا اور جو گزرا اس کے بند کرنے والے ہیں اور جو دین حق کی حق کے ساتھ مدد کرنے والے ہیں اور تیری سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کی آل پر اور ان کے اصحاب پر اُن کی قدر و منزلتِ عظیمہ کے حق کے مطابق درود بھیج ۔" (فضائل درود و سلام صفحہ ۴۰ مطبوعہ لاہور)

○

صَلٰوۃُ السَّعَادَۃِ

حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس درود شریف کو ایک بار پڑھا جائے تو چھ لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

(ترجمہ) "یا اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس تعداد کے مطابق جو اللہ کے علم میں ہے، ایسا درود جو اللہ تعالیٰ کے دائمی ملک کے ساتھ دوامی ہو"

(فضائل درود و سلام ص۴۷، مطبوعہ لاہور)

(۸)

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درود پڑھنے والے کو چاہیے کہ احادیث صحیحہ میں کیفیاتِ مخصوصہ جتنی آئی ہیں سب کو جمع کرے اور پڑھے تاکہ تمام الفاظ ماثورہ اور جملہ صیغہاتے درود شریف کا ثواب حاصل ہو اور وہ مجموعہ یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَکَمَا یَلِیْقُ بِعِظَمِ شَرَفِہٖ وَکَمَالِہٖ وَرِضَاکَ عَنْہُ وَکَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ اَفْضَلَ

صَلٰوۃً وَّاَکْمَلَہَا وَاَتَمَّہَا کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَذَالِكَ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ ۔

جذب القلوب ص۲۷۹، مطبوعہ کراچی

○

طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کا معروف درود شریف۔

درودِ خضری

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمْ ۝

(درود شریف ص۲۰۹)

○

صلٰوۃ النُّورِ الذَّاتی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ن النُّوْرِ الذَّاتِیِ السَّارِیْ فِیْ جَمِیْعِ الْاٰثَارِ وَالْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ۔

(ترجمہ) "یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو نورِ ذاتی ہیں، تمام اسماء وآثار وصفات میں سریان کئے ہوتے ہیں اور ان کی آل اور اصحاب پر اور سلام بھیج،،

فضائل درود وسلام، ص۱۴۱

مطبوعہ لاہور۔

صلوۃِ غوثیہ

سِلسلہ قادریہ کا معرُوف درُود ہے، جو حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بکثرت پڑھتے تھے۔ (فضائل درُود وسلام، صہ مطبوعہ لاہور)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

(ترجمہ) " یا اللہ ہمارے سَردار اور آقا کرم وسخا کی کان محمّد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل پر درُود، بَرکت اور سلام بھیج "

○

آفتاب چشتیہ حضرت خواجہ قطبُ الدین بختیارِ کاکی قدس سرہ العزیز روزانہ رات کو سوتے وقت تین ہزار مرتبہ یہ درُود شریف پڑھتے تھے۔ (دِلّی کے بائیس خواجہ، صہ ۴۶ مطبوعہ لاہور)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَحَبِیْبِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ۔

○

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرّہٗ جمعہ کے روز اپنے اوراد و وظائف کے آخر میں یہ درُود شریف پڑھتے تھے۔ (دلائل الخیرات، صہ ۵۲ مطبوعہ لاہور)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ وَاَنْ

اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا محمّد اور آپ کی آل، آپ کے اصحاب اور سلام بھیج

تَقْضِیَ حَوَائِجَنَا یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ

اور پوری کر تو ہماری حاجتیں یا اللہ یا اللہ یا اللہ

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز اپنے اوراد و وظائف کے آخر میں یہ درود شریف پڑھتے تھے (درود شریف ص۲۵۰، مطبوعہ کراچی)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ وَرَحْمَةً

الٰہی رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جنکا نور ساری مخلوق سے پہلے پیدا

لِّلْعَالَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ عَدَدَ مَنْ مَّضٰى مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِىَ

ہوا اور ان کا ظہور تمام کائنات کیلئے رحمت ٹھہرا شمار میں تمام اگلی اور پچھلی تیری مخلوق کے برابر

وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِىَ صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدُوْدَ تُحِيْطُ

اور ہر ایک نیک بخت کی گنتی کے برابر ایسا درود جو شمار میں نہ آسکے، اور تمام

بِالْحَدِّ صَلٰوةً لَا غَايَةَ وَلَا مُنْتَهٰى وَلَا انْقِضَاءَ صَلٰوةً دَائِمَةً

حدود کا احاطہ کرے جس درود کی نہ کوئی غائت ہو اور نہ انتہا اور نہ اختتام ایسا درود جو ہمیشہ رہے

بِدَوَامِكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا مِّثْلَ ذَالِكَ

تیرے دوام کے ساتھ اور انکی اولاد اور اصحاب پر اور اسی طرح ان پر خوب خوب سلام نازل فرما

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

○

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ
وَتُقْضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِہِ الرَّغَائِبُ وَیُسْتَسْقَی
الْغَمَامُ بِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ
لَّکَ ؕ

اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کامل اور سلام تام فرما جس کے طفیل تمام عقدے حل ہوتے ہیں۔ اور تمام مشکلات آسان ہوتی ہیں اور سب حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور جن کے طفیل مقاصد حاصل ہوتے ہیں اور جن کے رخِ انور کے سبب بارش عطا کی جاتی ہے اور آپ کے آل واصحاب پر ہر لمحہ اور ہر سانس کے برابر اور جس قدر شمار تیرے علم میں ہے اس کے برابر۔

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

برصغیر پاک و ہند کے نامور محقق و محدث حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں۔ میرے تمام اعمال، فسادِ نیت کا شکار ہیں۔ البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض تیری ہی عنایت سے اس قابل ہے، اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی و انکساری، محبت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔" (اخبار الاخیار، [illegible])

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
شہر یارِ ارم، تاجدارِ حرم — نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود — نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام
عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود — فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام
فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود — ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود — ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند — اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں — اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے — اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
بھینی بھینی مہک پہ مہکتی درود — پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود — نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں — اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا — اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود — اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا — چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں — اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں — ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اٹھا بس غنی کر دیا — موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام
جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں — ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا — اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور — بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کی قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام